احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 16 دسمبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 16 دسمبر 2013ء 12 صفر 1435 ہجری 16 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 284

بے حیائی بدنما بناتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بے حیائی جس چیز میں داخل ہوجائے اسے بدنما بنادیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیادار کو حسن سیرت بخشتی ہے اور اسے خوبصورت بنادیتی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی الفحش حدیث نمبر:1897)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام دنیا میں انسانی فطرت نے یہی پسند کیا ہے کہ ضرورتوں کے وقت میں مرد عورتوں کو طلاق دیتے ہیں اور مرد کا عورت پر ایک حق زائد بھی ہے کہ مرد عورت کی زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لئے ضرورتیں ہوں وہ سب ان کے لئے مہیا کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ دار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے اور وہ عورت کے لئے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے۔ اسی طرح مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورت کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بہرحال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ (۔) یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کرسکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو۔

علاوہ اس کے شریعت (۔) نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دیدے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے۔ اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو (۔) اصطلاح میں اس کا نام خلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا وہ اس کو ناحق مارتا ہو یا اور طرح سے ناقابل برداشت بدسلوکی کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو (۔) یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہوجائے جس کی وجہ سے عورت کو اس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اس کے کسی ولی کو چاہئے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کردے اور نکاح کو توڑ دے۔ لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اس کی عورت کو اس سے علیحدہ کیا جائے۔

اب دیکھو یہ کس قدر انصاف کی بات ہے کہ جیسا کہ (۔) یہ پسند نہیں کیا کہ کوئی عورت بغیر ولی کے جو اس کا باپ یا بھائی یا اور کوئی عزیز ہو خود بخود اپنا نکاح کسی سے کرلے ایسا ہی یہ بھی پسند نہیں کیا کہ عورت خود بخود مرد کی طرح اپنے شوہر سے علیحدہ ہوجائے بلکہ جدا ہونے کی حالت میں نکاح سے بھی زیادہ احتیاط کی ہے کہ حاکم وقت کا ذریعہ بھی فرض قرار دیا ہے تا عورت اپنے نقصان عقل کی وجہ سے اپنے تئیں کوئی ضرر نہ پہنچا سکے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 288)

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان 2013ء سے لندن سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ جو مورخہ 29 دسمبر 2013ء کو پاکستانی وقت کے مطابق 3:30 بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب جماعت استفادہ فرمائیں۔

ہر گھر ہر گاؤں میں آواز پہنچ رہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی...... پہلے تو (بیت) اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 350)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم عامر احمد خان صاحب طارق تحریر کرتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ابن حضرت مصلح موعود علاج کے لئے لندن گئے ہوئے تھے۔ لندن سے 18 دسمبر 2013ء کو واپس آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انیس احمد ندیم صاحب

جماعت احمدیہ جاپان کی چوتھی بین المذاہب امن کانفرنس کا انعقاد

جماعت احمدیہ جاپان کو 17/اگست 2013ء بروز ہفتہ ''چوتھی بین المذاہب امن کانفرنس'' کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔

امسال اس کانفرنس میں شنتو ازم، بدھ ازم، رومن کیتھولک، پروٹسٹنٹ، مارمن ازم کے مذہبی راہنماؤں، جاپانی مسلمان امام اور جماعت احمدیہ کے مربی انچارج کو شرکت کی توفیق ملی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عمر احمد ڈار صاحب نے انجام دیئے جب کہ ماڈریٹر کا کردار ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr.Miyake Isao نے ادا کیا۔

اس پروگرام کا انعقاد ناگویا کے انٹرنیشنل سنٹر کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل قریبی سٹیشنوں اور گھروں میں اشتہار تقسیم کیا گیا۔ جاپان کی دو بڑی اخبارات نے مفت اس کانفرنس کا اشتہار شائع کیا۔ امسال کے لئے کانفرنس کا موضوع تھا ''مذہب اور انسانیت'' یعنی مذاہب کے اختلاف کے باوجود انسانیت کے رشتہ کی حیثیت سے ہم کس طرح اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ نمائندگان اور حاضرین کی طرف سے اس موضوع کو بہت پسند کیا گیا۔

پروگرام کے آغاز میں سٹیج سیکرٹری عمر احمد ڈار صاحب کی طرف سے احمدیت کا تعارف کرواتے ہوئے اس قرآنی تعلیم کو اجاگر کیا گیا جو دیگر انبیاء اور مذاہب کے احترام کا درس دیتی ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں پیش کرنے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے فرمودات کا حوالہ دیتے ہوئے جلسہ مذاہب عالم لاہور کا ذکر کیا گیا۔

نیز سب حاضرین کو بتایا گیا کہ آج ہم سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ پاکیزہ ہستیوں اور انبیاء کرام کو سلام پیش کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور آج کی کانفرنس حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت بدھ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلا م، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منعقد ہو رہی ہے کہ یہ سب انسانیت کے معلم اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ تھے اور اپنے اپنے وقت پر لوگوں کی راہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سب مقدس بزرگوں کے احترام کی تعلیم دی ہے۔

افتتاحی کلمات کے بعد ماڈریٹر نے ہر مذہبی نمائندہ کو مقررہ پانچ پانچ منٹ کے لئے اپنے مذہب کا تعارف پیش کرنے کو کہا۔

دوسرے مرحلہ میں ہر مذہبی نمائندہ نے اس سوال کا جواب دینا تھا کہ ان کا مذہب انسانیت کے حوالہ سے کیا تعلیم بیان کرتا ہے۔

اس کے بعد ماڈریٹر نے پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے ایک مشہور پادری پروفیسر Mr Kasai Keji کو دعوت دی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ پروفیسر صاحب آل جاپان عیسائی تنظیم کے ڈائریکٹر، جاپان اور سوئٹزرلینڈ کی عیسائی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل اور اس وقت Chubu Gakuin یونیورسٹی میں عیسائیت کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے (دین) کی اس خوبصورت اور مکمل تعلیم کے بارہ میں خاکسار کے اظہار خیال کے بعد بیان کیا: ''**ابھی (دین) کا تعارف کروایا گیا ہے اور قرآن کریم سے انسانیت کے بارہ میں (دینی) تعلیم پیش کی گئی ہے۔ میں یہ اقرار کرتا ہوں کہ قرآنی تعلیم اور قرآنی الفاظ ایسے ہیں جو دلوں پر اثر کرتے ہیں اور باقی مذاہب کے مقابل پر (دین) کے پاس ایک خوبصورت تعلیم موجود ہے لیکن افسوس کہ ہمارے پاس ایسی کوئی جامع چیز نہیں جو میں پیش کروں لیکن بائبل سے چند باتیں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔**''

اس کے بعد مذہبی نمائندگان نے اپنے مذہب کی تعلیم کی روشنی میں، عورتوں کے حقوق، پر امن انسانی معاشرہ کا قیام اور بین المذاہب تعلقات کے حوالہ سے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کی۔

اس کے بعد حاضرین میں سے تین معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروفیسر Hiroko Minesaki صاحب جو احمدیت کے بارہ میں تحقیق کر رہی ہیں انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ جاپان کی انسانیت کے حوالہ سے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے امن اور بین المعاشرہ تعلقات کے حوالہ سے جماعت کے کردار کو سراہا۔ مکرم Akio Najima صاحب جو ہائی کورٹ کے وکیل ایک مشہور Humanitarian Activist ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ محبّ وطن، ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے والی اور غیر معمولی طور پر امن کی علمبردار جماعت ہے۔ پاکستان میں جماعت کے حالات کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا باوجود اس کے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، پھر بھی یہ جماعت اُس ملک کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہے۔

ایک امریکن جاپانی سیاستدان مکرم Anthoni Biyanki صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ کی تقریبات میں شرکت کسی اعزاز سے کم نہیں اور جماعت احمدیہ کا امن اور مذہبی آہنگی کے لئے کردار قابل ستائش ہے۔

خاکسار نے تمام مذاہب کے نمائندگان کو قرآن کا جاپانی ترجمہ، حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کا جاپانی ترجمہ اور دیگر لٹریچر تحفہ پیش کیا۔

مشترکہ اعلامیہ

کانفرنس کے اختتام پر تمام مذہبی نمائندگان کی طرف سے ایک مشترکہ علامیہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس مشترکہ اعلامیہ میں عہد کیا گیا کہ:۔

ہم سب مذہبی آزادی اور تبلیغ کے ذریعہ اپنے مذاہب اپنے مذاہب کی اشاعت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم تمام انبیاء اور ان کے لائے ہوئے دین کا احترام کرتے ہیں۔ ہم انبیاء کی توہین کرنے والے، ان کی ذات کے بارہ میں لاعلمی میں فلمیں اور کارٹون بنانے جیسے اقدامات کو ناپسند کرتے ہیں ہم مذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کی مذمت کرتے ہیں اور دنیا کے تمام مظلوم انسانوں کی ان ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔

آج کی کانفرنس بین المذاہب مکالمہ کے فروغ اور مذہبی اختلافات کے باوجود رفاہ عامہ اور انسانیت کی فلاح کے منصوبوں کے بارہ میں مل کر کام کرنے کا عہد کرتی ہے اور ساری انسانیت کے لئے امن اور سلامتی کے لئے دعاگو ہو۔

اس کانفرنس میں 75 مہمانوں نے شرکت کی اور تمام شامل ہونے والوں نے اپنے تاثرات میں کانفرنس میں شرکت ایک دلچسپ تجربہ قرار دیا۔ جاپان کی مذہبی اخبار Chugai Nippo کے نمائندہ نے اپنی رپورٹ میں مذہبی آہنگی کے لئے اسے ایک بہترین کاوش بیان کیا۔

قارئین الفضل کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جاپان میں دعوت حق کی کاوشوں میں برکت عطا فرمائے اور اس کے بہترین ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین

غریبوں کی خدمت کا جذبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پانچ بنیادی اخلاق میں سے چوتھے خلق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہے۔ یہ بھی بچپن ہی سے پیدا کرنی چاہئے۔ جن بچوں کو نرم مزاج مائیں غریب کی ہمدردی کی باتیں سناتی ہیں اور غریب کی ہمدردی کا رجحان ان کی طبیعتوں میں پیدا کرتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مستقبل میں ایک عظیم الشان قوم پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ جو...... بننے کی اہل ہو جاتی ہیں لیکن وہ مائیں جو خود غرضانہ رویہ رکھتی ہیں اور اپنے بچوں کو ان کے اپنے دکھوں کا احساس تو دلاتی رہتی ہیں غیر کے دکھ کا احساس نہیں دلاتی وہ ایک خود غرض قوم پیدا کرتی ہیں جو لوگوں کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔ اس لئے انسانی ہمدردی پیدا کرنا نہ صرف نہایت ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر آپ اپنے اس اعلیٰ مقصد کو پا نہیں سکتے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے...... (آل عمران:111) تم دنیا کی بہترین امت ہو جس کو خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے پیدا فرمایا ہے اس لئے ہم اپنی زندگی کا قومی مقصد کھو دیں گے اگر ہم بچپن ہی سے اپنی اولاد کو لوگوں کی ہمدردی کی طرف متوجہ نہ کریں اور عملاً ان سے ایسے کام نہ لیں یا ان کو ایسے کام نہ سکھائیں جس کے نتیجے میں غریب کی ہمدردی ان کے دل میں پیدا ہو اور اس کی لذت یابی بچپن ہی سے شروع ہو جائے۔ لذت یابی سے مراد میری یہ ہے کہ اگر کسی بچے سے کوئی ایسا کام کروایا جائے جس سے کسی کا دکھ دور ہو تو اس کو ایک لذت محسوس ہوگی۔ اگر محض زبانی بتایا جائے تو وہ لذت محسوس نہیں ہوگی اور جب تک نیکی کی لذت محسوس نہ ہو اس وقت تک نیکی دوام نہیں پکڑا کرتی اس وقت تک یہ محض نصیحت کی باتیں ہیں۔

اس لئے اس کے دو پہلو ہیں ایک تو آپ اپنے بچوں کو اچھی کہانیاں سنا کر سبق آموز نصیحت کر کے یا سبق آموز واقعات سنا کر غریبوں کی ہمدردی کی طرف مائل کریں دکھ والوں کے دکھ دور کرنے کی طرف مائل کریں۔ ہر وہ شخص جو مصیبت زدہ ہے کسی تکلیف میں مبتلا ہے یہ احساس پیدا کریں کہ اس کی مصیبت دور ہونی چاہئے اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خدمت کا جذبہ ان کے اندر پیدا کریں بلکہ اس کے ساتھ مواقع بھی مہیا کریں''۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 764)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ — قیمت 5 روپے

34

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جاپان

خطبہ جمعہ، تقریب بیعت، حضور انور کا انٹرویو اور نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کو ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8 نومبر 2013ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

مبارک دن

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ مبارک دن جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ میں ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ جاپان کی سرزمین سے دوسری مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ رست ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اسی ہوٹل میں ایک بڑا ہال حاصل کیا گیا تھا اور اسی ہال سے یہ خطبہ جمعہ ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا۔

خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سات سال کے بعد مجھے جماعت احمدیہ جاپان سے یہاں آکر مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن افرادِ جماعت کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ ہم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہماری تعداد میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے، ہماری مالی قربانیاں بھی بڑھی ہیں، ہم نے ایک نئی جگہ خرید لی ہے جو یہاں ضروریات کے لئے کئی سال کے لئے کافی ہے۔ ہم نے ایک نئی جگہ اس لئے خرید لی کہ عبادتوں کے علاوہ ہمارے دوسرے فنکشنز بھی وہاں ہو سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

یہ نیا مرکز جو آپ نے خریدا ہے اس کی تفصیلات بھی میں آگے بیان کروں گا لیکن یہاں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نئی وسیع جگہ جو آپ کی نمازوں کے لئے کافی ہے اور جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے جلسوں کے لئے بھی کچھ عرصے کے لئے کافی ہوگی۔ آپ کو دفاتر کے لئے بھی جگہ مل جائے گی۔ گیسٹ ہاؤس ہے، مشن ہاؤس ہے اور دوسری سہولتیں ہیں اور جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں اور مالی قربانیوں کا بھی حق ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

وقتی جذبات کے تحت بعض قربانیاں اور بعض عمل بے شک بعض اوقات نیکیوں کی طرف رغبت دلانے کا باعث بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اُن کو سمیٹنے والے بھی بن جاتے ہیں لیکن ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہمارے مقصد حقیقت میں تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری حضرت مسیح موعود نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے۔ یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ڈرتے ہوئے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے حضور ڈرتے رہے اور اپنی دعائیں پیش کرتے رہے۔ کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کئے تو ایسے کہ اپنی راتوں کو بھی عبادتوں سے زندہ رکھا اور اپنے دنوں کو بھی باوجود دنیاوی کاروباروں کے اور دھندوں کے یادِ خدا سے غافل نہیں ہونے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس یہ وہ مقصد ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے بارے میں قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے یہ مقصد پالیا تو اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرلیا۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ ہم جب (بیوت الذکر) بناتے ہیں یا اجتماعی عبادت کے لئے کوئی جگہ خریدتے ہیں تو یہی مقصد پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ ہم نے مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی پیدائش کے مقصد کی بلندیوں پر جانا ہے۔ دنیا میں جو مقاصد ہیں اُن کی تو بعض حدود ہیں۔ ایک خاص بلندی ہے جس کے بعد انسان خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے اُسے پالیا ہے۔ یا اس دنیا میں ہی اس کے نتائج حاصل کر لئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کا مقصد تو ایسا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے قربت کے نئے سے نئے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور پھر مرنے کے بعد بھی اس دنیا کے عملوں کی اگلے جہان میں جزا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود رحم اور فضل کے تحت ترقی ممکن ہے اور ہوتی چلی جاتی ہے اور ایسے انعامات کا انسان وارث بنتا ہے جو انسان کی سوچ سے بھی باہر ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ترقی کی منازل طے کیں اور ''رضی اللہ عنہ'' کا اعزاز پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کے افراد کو اسی طرح ترقی کی منازل طے کرتا دیکھنا چاہتا ہوں جس سے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو حاصل کر کے پھر اس کے مدارج میں ترقی کرتے چلے جائیں ان کے درجے بلند ہوتے چلے جائیں، اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے وہ بنتے چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جماعت میں ایسے لوگ ہوں جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر بطور گواہ ٹھہریں۔ کیا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اس کی عظمت ہماری گواہی سے ہی ثابت ہوگی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، سب سے پیارے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کی عظمت ہمارے کسی عمل کی مرہونِ منت ہے؟ نہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے عملوں میں ایک انقلاب قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کر ظاہر ہو۔ اور اس طرح ظاہر ہو کہ دنیا کہہ سکے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں میں یہ انقلاب قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چل کر آیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی جو عبادت کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے ہوتی ہے اس کا حق ادا کرنے والے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہر قسم کے خلق کے اعلیٰ مثال قائم کرنے سے ہوتی ہے۔ اُس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس جس طرح کہ مجھے رپورٹ دی گئی ہے اس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارے ایک جاپانی غیر...... وکیل دوست نے آپ کی جو نئی جگہ خریدی گئی ہے جس کا نام ''بیت الاحد'' رکھا گیا ہے، ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اس کے لئے مختلف مواقع پر جو بھی روکیں پیدا ہوتی رہیں ان میں انہوں نے بے لوث مدد کی اور وہ اس وجہ سے کہ جماعت کے حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کی گئی مختلف کوششوں جو زلزلوں اور سونامی کے دوران میں کی گئیں اُن کاموں کی اُن کی نظر میں بہت اہمیت تھی۔ اور انہوں نے کہا کہ جماعت کے جاپان پر بہت احسانات ہیں جس کی وجہ سے میں یہ کام بلا معاوضہ کروں گا۔ بہر حال جماعت نے اگر کوئی کام کیا تو کسی احسان کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اپنا فرض ادا کیا اور کرنا چاہئے۔ وہ جہاں بھی کسی کو مشکل میں دیکھیں تو انہیں خدمت کا یہ فرض ادا کرنا چاہئے۔ لیکن انہوں نے بہر حال اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی اس تھوڑی سی خدمت کو سراہتے ہوئے وہ جماعت کے قریب آئے۔ تو حقوق العباد کی ادائیگی کا یہ کام تو ہم نے کرتے رہنا ہے، چاہے کوئی ہمارے کام آئے یا نہ آئے۔ اور یہی حقوق العباد کا کام ہے جب ہم یہ بتائیں گے اور بتانا چاہئے کہ قرآن کریم کی تعلیم

ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے اور ہمیں حکم ہے کہ مخلوق کی خدمت کرو تو مزید اس تعارف میں وسعت پیدا ہوگی، ان جاپانی وکیل جیسے مزید لوگ سامنے آئیں گے جو جماعت کی خدمات کو سراہیں گے جن پر (دین) کی حقیقی تعلیم روشن ہوگی، (دین) کا تعارف بڑھے گا، (دینی) تعلیم کی عظمت ان پر قائم ہوگی اور یوں (دعوت الی اللہ) کے مزید راستے کھلیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

یہ بیت الاحد جس کو انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا جو معمولی قانونی تقاضے رہ گئے ہیں اُن کے پورا ہونے کے بعد (بیت) کی شکل بھی دے دی جائے گی تو اس جماعت کا مزید تعارف بڑھے گا مزید قرآن کریم کی تعلیم کا تعارف کروانے کا موقع ملے گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی خواہش بھی تھی اور آپ نے فرمایا بھی ہے کہ ان لوگوں کا (دین حق) کی طرف رجحان پیدا ہورہا ہے اس لئے کہ یہ نیک فطرت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ نیک فطرت لگتے ہیں اس لئے (دین حق) کی طرف رجحان پیدا ہورہا ہے۔ اس لئے ان کے لئے (دین حق) کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ (دین حق) کے تعارف پر مشتمل جاپانی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی جائے۔ تو بہرحال اس کتاب پر بھی کام ہو رہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

آپ لوگ جو یہاں رہنے والے ہیں اور جن کی اکثریت پاکستانیوں اور پرانے احمدیوں پر مشتمل ہے آپ کو اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر کرنی ہوگی کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ آپ کی طرف دیکھیں گے۔ آپ جب (دعوت الی اللہ) کریں گے، (دین حق) کا پیغام پہنچائیں گے تو لوگ آپ کی عملی حالتوں کی طرف دیکھیں گے کہ وہ کیا ہیں؟ یہ لوگ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ نے اس (بیت) کے بنانے کے لئے کیا قربانیاں دیں؟ لوگ دیکھیں گے کہ آپ کی عملی حالت کیا ہے؟ آپ کا خداتعالیٰ سے زندہ تعلق کیسا ہے؟ آپ میں شامل ہوکر اُن لوگوں میں کیا انقلاب آسکتا ہے؟ دنیاوی لحاظ سے تو یہ لوگ آپ سے بہت آگے ہیں۔ ظاہری اخلاق بھی ان کے بہت اعلیٰ ہیں کوئی نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو خداتعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا طریق سکھا سکتے ہیں۔ ہم یہی ان کو بتا سکتے ہیں کہ اب زندہ مذہب صرف (دین حق) ہے۔ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خداتعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خداتعالیٰ اپنے بندوں سے کس طرح کلام کرتا ہے؟ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ خداتعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں تو عاجزی شرط ہے۔ تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ عہدیدار بھی عاجزی اختیار کریں اپنے دائرے میں اور افراد جماعت بھی عاجزی اختیار کریں۔ غصہ کو دبانے والے ہوں۔ یہ ایک مؤمن کی نشانی ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کریں جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ اور ہم نے اس زمانے میں جو عہدِ بیعت کیا ہے اس کو سمجھے اور اس پر عمل کرنے اور اسے پورا کرنے اور نبھانے کی ضرورت ہے اور یہ اس صورت میں ہوگا جب ہم ہر نیک عمل بجالانے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اُس کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس میں اس وقت زیادہ تفصیل میں تو یہ احکامات بیان نہیں کرسکتا، بے شمار احکامات ہیں۔ ہر ایک اپنے جائزے لے کہ کیا وہ قرآنی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے والا ہے؟ کیا وہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر آپ کی خواہش کو پورا کرنے والا ہے؟ کیا اس کا ہر عمل خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس پھر میں کہتا ہوں کہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ جاپان کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، اس میں اگر چند ایک بھی ایسے ہوں جو اپنے قول و فعل میں تضاد رکھتے ہوں تو جماعت میں یہ بات ہر ایک پر اثر انداز ہوتی ہے، خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں پر اس کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ وہ دین سے دور ہٹ سکتے ہیں۔ جو احمدیت کے قریب جاپانی ہیں، وہ بھی ایسی باتیں دیکھ کے دور ہٹ جائیں گے۔ جو جاپانی عورتیں یا مرد احمدی مرد یا عورت سے شادی کے بعد احمدیت کے قریب آئے ہیں وہ بھی دور چلے جائیں گے۔ پس یہ بہت فکر کا مقام ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

سب سے پہلے اس کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدے کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ لاعلمی ہو، بے علمی ہو، کم علمی ہو تو اور بات ہے، لیکن جب سب کچھ ہو اور پھر اُس پر عمل نہ ہو تو زیادہ سوال جواب ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک اپنے جائزے لے۔ پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو پیدا نہیں کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

اجلاسوں اور جلسوں کے جو پروگرام ہیں وہ جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں۔ یہ بھی مجھے بعض شکوے پہنچتے ہیں کہ جو چند ایک جاپانی ہیں اُن کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ اجلاسوں میں کیا ہو رہا ہے؟ جن عورتوں کو یا مردوں کو جاپانی زبان اچھی طرح سمجھ نہیں آتی اُن کے لئے اردو میں ترجمہ کا انتظام ہو نہ کہ اردو پروگرام ہوں اور جاپانی میں ترجمے ہوں۔ یہاں الٹ ہونا چاہئے۔ **سارے اجلاسات جاپانی میں ہوں اور ترجمہ اردو میں ہو۔ جاپانی احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں کا حصہ بنائیں۔** ان سے تقریریں بھی کروائیں۔ ان کو نظام بھی سمجھائیں اور ان سے دوسری خدمات بھی لیں۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا اب آپ کی ایک نئی (بیت) انشاء اللہ تعالیٰ بن جائے گی۔ اس سے (دعوت الی اللہ) کے مزید راستے کھلیں گے۔ ان راستوں پر ہر احمدی کو نگران بن کر کھڑا ہونا پڑے گا تاکہ جو اِن راستوں پر چلنے کے لئے آئے، جو اِن کی تلاش کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہر پرانا احمدی جو احمدیت کے بارے میں علم رکھتا ہے، راہنمائی کے لئے موجود ہو اور یہ کام، جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، نہیں ہوسکتا اگر ہر ایک کا خداتعالیٰ سے تعلق قائم نہ ہو، اُس احد خدا کی عبادت کا حق ادا نہ ہو جس کے نام پر یہ (بیت) بنائی جارہی ہے، اُس اَحد خدا کی غنیٰ کا ادراک نہ ہو جس کا کسی سے رشتہ نہیں۔ اُس کے لئے معزز وہی ہے جو تقویٰ پر چلنے والا ہے، عبادتوں کا حق ادا کرنے والا ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہے، مخلوقِ خدا کی رہنمائی اور اُسے خداتعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنے والا ہے۔ آپس میں ایسے مؤمن بن کر رہنے والا ہے جو رحماء بینھم کی مثال ہوتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف عہدیداران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے، خدائے رحمان سے تعلق جوڑ کر عبدِ رحمان بنے۔ اور اس (بیت) کا حق ادا کرنے کی تیاری کریں جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو ملنے والی ہے۔ اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ دلانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوسکتا ہے، اپنی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اُس کیلئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ عاجزی کی بھی ضرورت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ (بیت) کے بارے میں کچھ تفصیل بتاؤں گا۔ جو تفصیل میرے سامنے آئی ہے، وہ اس وقت سامنے رکھتا ہوں۔ جو پرانا مشن ہاؤس ہے وہ 1981ء میں خریدا گیا۔ اُس کی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ لیکن بہرحال جو بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقف یعنی چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رہائشی کوارٹرز اور کمرے ہیں۔ تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔

بہرحال جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خریدیں تو جماعت جاپان نے، جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، مالی قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اس لحاظ سے لوگوں نے اللہ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے۔ عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے پاکستان میں اپنے گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی۔ بعض نے اپنے قیمتی اور پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے عزیز زیور بیچ کر (بیت) کے لئے

قیمت ادا کی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اب جیسا کہ میں نے کہا تھا (بیت) کی جو رجسٹریشن ہے وہ آخر مراحل میں ہے۔ اگر پہلے ہو جاتی تو شاید یہ جمعہ وہیں ہوتا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے جلد مل جائے گی اور جن جاپانی وکیل کا میں نے ذکر کیا ہے اگر وہ فیس لیتے تو کم ازکم بیس ہزار ڈالر فیس ہوتی۔ تو یہ بھی اُن کا بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

تقریب بیعت

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور کا انٹرویو

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں جاپان کی دوسرے سب سے بڑے قومی اخبار Ashi Shinbun کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کیلئے پہلے سے موجود تھے۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زائد ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا آپ کو خلیفہ بنے ہوئے دس سال ہوگئے ہیں۔ بڑی مصروف زندگی ہوگی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ظاہر ہے بڑی مصروف زندگی ہے۔ دنیا کے **دوصد سے زائد ممالک میں جماعت قائم ہے۔ سینکڑوں ہزاروں خطوط روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ ان جماعتوں کے پروگرام ہیں۔ منصوبے ہیں اور انتظامی معاملات ہیں ان سب کو دیکھنے اور چلانے کے لئے ایک بڑی مصروف زندگی ہے۔**

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ ایک سال میں، لندن میں، کتنے دن ہوتے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو دورہ پر منحصر ہے۔ اگر سال میں زیادہ دورے ہوں تو پھر لندن میں قیام کا عرصہ کم ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر نو دس ماہ تو لندن میں گزرتے ہیں۔ اب امسال تو اس ایک دورہ میں ہی پونے دو ماہ گزر گئے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب بھی آپ دورہ پر جاتے ہیں تو کیا میڈیا ٹیم آپ کے ساتھ جاتی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا MTA کی ٹیم ساتھ ہوتی ہے۔ ہمارا یہ 24 گھنٹے کا چینل ہے۔ جماعت کا مزاج اور عادت بن چکی ہے کہ وہ ہر جمعہ کا خطبہ سنتے ہیں۔ پھر بعض اور فنکشن اور پروگرام بھی ہوتے ہیں جو Cover کرنے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جہاں جماعتیں بڑی ہیں اور وہاں MTA کی فعال ٹیمیں ہیں تو ایسے ممالک میں ساتھ سفر کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور جہاں ایسا نہیں ہے تو وہاں زیادہ عملہ ہوتا ہے۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ 200 سے زائد ممالک میں آپ کے ماننے والے ہیں تو سیاسی یا اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ مشکلات کا شکار کونسا علاقہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا سیاسی لحاظ سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ جہاں تک مذہب کے لحاظ سے تکالیف اور مشکلات کا تعلق ہے اور ہمارے خلاف پرسی کیوشن ہو رہی ہے تو پاکستان ایسا ملک ہے جہاں باقاعدہ قانون بنا کر ہماری مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ باقی جو مسلمان ممالک میں ہیں وہاں ہم آزادی سے (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔ باقی احمدی ہر ملک میں، اس ملک کی اقتصادی حالت کے لحاظ سے مقابلتاً بہتر حالت میں ہی ہیں۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفہ کی حیثیت سے آپ کا جاپان کی جماعت کے بارہ میں کیا تاثر ہے؟ حضور انور نے فرمایا جس طرح دنیا کی باقی جماعتیں ہیں اسی طرح جماعت جاپان بھی اخلاص و وفا میں آگے ہے۔ قربانی کرنے والی جماعت ہے، انہوں نے اپنا سینٹر خریدا ہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق قائم ہے۔ جس طرح دنیا کی دوسری جماعتوں میں ہے۔

ربوہ کے حوالہ سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب لوگ ربوہ سے باہر کے ملک میں آجاتے ہیں تو کیا دوبارہ وہاں جا سکتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ ربوہ ہو یا پاکستان کا کوئی شہر ہو ہر جگہ تکلیف کا سامنا ہے۔ ربوہ میں بھی تکلیف اور مشکلات کا سامنا ہے۔ یہاں 95 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے لیکن ایڈمنسٹریشن حکومت کی ہے اور یہ لوگ جماعت کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو سخت حالات کی وجہ سے تکالیف برداشت نہیں کر سکتے وہ ربوہ سے یا ملک کے دوسرے شہروں سے باہر چلے جاتے ہیں اور دوسرے ممالک میں جا کر اسائیلم کر لیتے ہیں اور جب ان کو ان ممالک کی شہریت مل جاتی ہے تو پھر موقع کی مناسبت سے چند دنوں کے لئے چلے جاتے ہیں لیکن وہاں جا کر رہتے نہیں کیونکہ وہ وہاں کے سخت مخالفانہ حالات کی وجہ سے ٹارگٹ ہوتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ قیام کر کے واپس آجاتے ہیں۔

لیکن جو لوگ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکتے ہیں وہ وہاں ہی رہتے ہیں اور باہر نہیں آتے اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے وہاں وقت گزار رہے ہیں۔

ربوہ کی آبادی کے بارہ میں جرنلسٹ نے دریافت فرمایا۔ تو حضور انور نے فرمایا پچاس ہزار کے قریب ہوگی۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ربوہ کے بارہ میں بتائیں کہ کیا جب وہاں یہ شہر آباد کیا گیا تو یہ ویران اور بے آباد جگہ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ خالی اور متروک جگہ تھی حکومت نے اسے چھوڑا ہوا تھا۔ یہاں پانی نہیں ملتا تھا۔ جماعت کو مرکز تلاش کرنے کے لئے جگہ کی تلاش تھی۔ یہ جگہ دیکھی گئی تو پسند آئی۔ حضرت مصلح موعود اس زمین پر پھر رہے تھے۔ تو ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ یہاں پانی ہے۔ چنانچہ وہاں بور (Bore) کیا گیا اور میٹھا پانی نکل آیا۔ اس سے قبل مختلف جگہ بور کئے گئے تھے لیکن کچھ نہ نکلا تھا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو الہاماً بتایا تھا کہ یہاں پانی ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح تھے۔

’’جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا‘‘

(الفضل 18۔ اگست 1949ء صفحہ 5)

جرنلسٹ نے حضور انور سے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی ربوہ جاتے رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جب سے اپنی موجودہ اس پوزیشن میں ہوں۔ میں ربوہ جا نہیں سکتا۔ ہاں جب اس پوزیشن میں نہیں تھا تو میں ربوہ میں ہی رہتا تھا۔ بڑے سخت حالات میں رہتا تھا۔ مجھے وہاں رہنے کے دوران جیل بھی جانا پڑا۔ اب اس وجہ سے نہیں جا سکتا کہ وہاں قیام کر کے اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کر سکتا۔ خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ خطاب نہیں کر سکتا اپنے عقائد اور مذہب پر عمل نہیں کر سکتا۔ کام نہیں کر سکتا اور جماعت کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ خلیفہ بت بن کر تو نہیں بیٹھ سکتا اس لئے جب سے اس پوزیشن میں ہوں۔ گزشتہ دس سال سے ربوہ نہیں گیا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا۔ کیا ربوہ احمدیوں کے لئے مقدس جگہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ جو مکہ کا مقام ہے وہ دنیا میں اور کسی جگہ کا نہیں ہے۔ مکہ میں خانہ کعبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر ہے۔ جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے اور اس کا حج کیا جاتا ہے۔ اس لئے مکہ ایک مقدس جگہ ہے اور اس کا مقام کسی بھی دوسری جگہ کو نہیں مل سکتا۔

اسی طرح مدینہ کا بھی اپنا ایک مقام ہے وہاں مسجد نبوی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مزار مبارک ہے اور یہ مقدس جگہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا قادیان کی ایک اپنی اہمیت اس لئے ہے کہ وہاں مسیح موعود اور مہدی کا نزول ہوا۔ پھر 1947ء میں پارٹیشن کے بعد ہجرت ہوئی اور ربوہ مرکز بنا تو اس کی اپنی ایک یہ اہمیت ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ پس جہاں تک تقدس کا سوال ہے وہ مکہ کا ہی ہے جو ربوہ کو نہ حاصل ہوا اور نہ کبھی حاصل ہوگا۔ مکہ کا اپنا ہی مقام ہے اور مدینہ کا بھی اپنا ہی مقام ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ایسے لوگوں کی اکثریت ہوگی جو ربوہ کبھی نہیں گئے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اس وقت خلیفۃ المسیح ربوہ میں موجود نہیں ہیں اس لئے لوگوں کی ربوہ جانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں ہے۔ بلکہ لندن آنے کی طرف زیادہ دلچسپی ہے۔ کیونکہ خلیفہ وقت لندن میں موجود ہیں۔ باقی لوگ قادیان اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض مقدس مقامات ہیں اور آپ کا مزار مبارک بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا وہاں پاکستان میں مختلف شہروں میں آباد احمدیوں کو یہ دلچسپی ہو سکتی ہے کہ وہ ربوہ جائیں اور مختلف شہروں سے لوگ کثرت سے ربوہ جاتے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا دنیا میں کروڑہا احمدی ایسے ہیں جو کبھی بھی ربوہ نہیں گئے۔ حضور انور نے فرمایا لندن میں رہنے کی وجہ یہ ہے کہ لندن کی حیثیت ایسی ہے کہ وہ ساری دنیا کا مرکز ہے جہاں سے دنیا کے بہت سے علاقوں میں آیا جایا جا سکتا ہے اور یہاں سے دنیا کے مختلف ممالک میں انتظامی امور کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور مختلف ممالک سے وقت کا فرق بھی ایسا ہے کہ کہیں بھی رابطہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا۔ **اگر کبھی ضرورت ہوئی تو جاپان، انڈونیشیا اور آسٹریلیا بھی مرکز بن سکتا ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ اگر میں جاپان میں مرکز بنانا چاہوں تو کیا جاپان گورنمنٹ مجھے وہ تمام ضروریات اور سہولیات دے دی گئی جو مجھے لندن میں مہیا ہیں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم مذہب کے بارہ میں اس طرح کوئی احساس نہیں رکھتے بلکہ اپنی سیاست میں ہی گھرے ہوئے ہیں۔

جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور جاپان میں پہلی

(بیت) کے بارہ میں کچھ فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ کل یہاں ایک فنکشن ہے اس میں اظہار خیال کروں گا۔ (بیت) ایک ایسی جگہ ہے جہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے پلاننگ کی جائے اور ایسے کاموں اور پروگراموں کی منصوبہ بندی کی جائے جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو اور ایسے کام جو انسان کو دکھ دینے والے ہیں اور نقصان پہنچانے والے ہیں ان کی نفی کرنے کی اور ان کو ختم کرنے کی پلاننگ کی جائے۔

جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ اگر پاکستان کی حکومت جماعت کو قبول کرتی ہے اور اس کا رویہ تبدیل ہوتا ہے تو کیا آپ واپس پاکستان چلے جائیں گے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ اگر حالات بالکل درست ہو جائیں تو یہ مرکز وہاں جا سکتا ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ خلیفہ وقت کچھ عرصہ پاکستان میں رہے اور زیادہ عرصہ دوسرے ملک میں رہے جہاں سے ساری دنیا میں رابطہ اور تعلق آسان ہے بہرحال پاکستان میں مرکز قائم ہو جائے گا۔

جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرے دو بچے ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بیٹی کے آگے دو بچے ہیں ایک بیٹا اور بیٹی اور بیٹے کے آگے ایک بیٹا ہے۔ یہ بچے بھی لندن میں ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اہلیہ محترمہ بھی اس سفر میں ساتھ ہیں۔

حضور انور نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ ربوہ کے بارہ میں آپ نے بہت سے سوالات کئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر جرنلسٹ نے جواب دیا جو لوگ اپنے وطن سے دور ہو جاتے ہیں اور وہاں جانا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے ان کے بارہ میں خاص جذبات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ ربوہ پاکستان کے بنانے میں احمدیوں کا خون شامل ہے۔ ہمیں اس مٹی سے محبت ہے۔ ہم وہاں سے نکلے ہیں تو مجبوری سے نکلے ہیں۔ جو احمدی وہاں رہتے ہیں تو اس لئے رہتے ہیں کہ ان کو اس مٹی سے محبت ہے۔ وہ مشکلات کے باوجود قربانی کر کے رہتے ہیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے قائدین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام قائدین کو داڑھی رکھنی چاہئے جوانی کی عمر بغیر داڑھی کے گزرنی تھی گزر گئی۔ اب داڑھی رکھنی چاہئے۔

قائد عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری دو مجالس ہیں اور انصار کی تعداد 44 ہے۔ 26 انصار ناگویا میں ہیں اور 18 ٹوکیو میں ہیں۔ صدر انصار اللہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ دونوں مجالس کے زعماء تعاون کرتے ہیں اور ہمیں رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سارے سال کا انصار کا کیا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ قائد تعلیم نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب ''نشان آسمانی'' مطالعہ کے لئے مقرر کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پہلے اپنی ساری نیشنل عاملہ کو پڑھائیں۔ پھر دونوں مجالس کی عاملہ کو بھی پڑھائیں اور باقی انصار کو بھی پڑھائیں۔

قائد تعلیم نے بتایا کہ ہم نے ماہانہ اجلاس میں یہ رکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب وہاں پڑھی جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے ماہانہ اجلاس میں تو ایک دو صفحے پڑھ لیں گے۔ سال میں بارہ پندرہ صفحے ہو جائیں گے تو اس طرح کتاب تو ختم نہیں ہو گی۔ اس لئے اسے باقاعدہ اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

قائد دعوت الی اللہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے کیا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ ان کا مزاج دیکھیں کہ کس حد تک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہاں کچھ نہ کچھ حد تک خدا کا تصور موجود ہے اور ان لوگوں میں دین کے بارہ میں تجسس بڑھ رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں بھی دین حق کی طرف توجہ پیدا ہوئی تھی۔ پھر ہٹ گئی۔ اس کے بعد پھر ہوئی اور پھر ہٹ گئی۔ اس طرح دور آتے رہتے ہیں۔ اب پھر ان لوگوں کی دین حق کی طرف توجہ ہے تو ان کے مزاج کے مطابق لٹریچر تیار کریں اور ان میں دعوت الی اللہ کا پروگرام بنائیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کی نگرانی رکھیں۔ بچے باقاعدہ نمازیں پڑھیں قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ نماز فجر بھی باقاعدگی سے ادا کریں۔ بعض دفعہ وقت پر ادا نہیں ہوتی تو جب بھی جاگ آتی ہے اسی وقت ادا کریں اور سب دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اپنی اولاد کے لئے دعائیں کریں۔ زور بازو سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جو کام ہوں گے وہ دعاؤں کے ساتھ ہی ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا جب خدام سے انصار میں جاتے ہیں تو اسی طرح مستعدی سے کام کرنا چاہئے جس طرح خدام میں کرتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا تھا کہ جب خادم ہوتے ہیں تو بہت مستعد ہوتے ہیں اور جونہی 40 سال سے اوپر انصار میں جاتے ہیں تو سست ہو جاتے ہیں۔ جائزہ لیں کہ ایسا کیوں ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت اپنے پروگرام بنائے گی اور انصار اپنے پروگرام بنائیں۔ Active اور مستعد ہوں اور اپنے آپ کو آرگنائز کریں۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کیا کام کیا ہے جس کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ یہاں ناگویا کی بیت الذکر میں ہم نے ڈیڑھ ماہ کام کیا اور وقار عمل کیا۔ اسی طرح ٹوکیو میں بھی وقار عمل کیا اور لوکل سطح پر بھی ہم مدد کرتے ہیں۔

صف دوم کے نائب صدر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انصار کے لئے سائیکل سفر کا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر نائب صدر نے بتایا کہ ہم نے پیدل سفر کا پروگرام بنایا تھا۔ جس میں سو فیصد انصار شامل ہوئے تھے۔ بعضوں نے پانچ کلومیٹر سفر کیا اور بعضوں نے سات کلومیٹر کا سفر مکمل کیا۔ ہم نے اس پروگرام کا آغاز تہجد کے ساتھ کیا تھا اور ایک علاقہ مخصوص کر کے وہاں یہ پیدل سفر کیا تھا۔

میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کی یہ میٹنگ چھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

کل جہاں کا نور

وہ ذات نور ہے اُس سے ہے کل جہان کا نور
زمیں کا، چاند کا، سورج کا، آسمان کا نور

کہاں نظر میں ہے طاقت کہ اُس کو دیکھ سکے
گمان و وہم سے بالا ہے اُس کی شان کا نور

جب اُس نے چاہا کہ دکھلائے اپنا حسن ہمیں
سمو دیا ہے محمدؐ میں اپنی جان کا نور

ہر ایک حرف سے ظاہر ہے ذات والا صفات
قرآن پاک ہے رحمان کے بیان کا نور

جہاں بھی حق و صداقت کے پھول روشن ہیں
روش روش پہ نمایاں ہے باغبان کا نور

خدایا دل میں بسے صرف تیری ذات کا عشق
جھلکنے ہم سے لگے شاہِ دوجہانؐ کا نور

ا۔ب۔ناصر

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب

جنوبی افریقہ کے سیاہ فام سیاسی رہنما
نیلسن منڈیلا۔ تاریخ کا حصہ بن گئے

دنیا میں بہت کم ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں جو اپنی ذات سے ماورا ہوکر سوچتے اور اپنے آدرشوں امنگوں اور خواہشوں کو اپنی قوم، وطن اور انسانیت کے اعلیٰ اصولوں کی خاطر قربان کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک ایسے ہی شخص کی وفات پر دنیا میں افسوس کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اہل دل لوگوں کو یوں محسوس ہوا کہ گویا کوئی ان کا اپنا ہی ان سے بچھڑ گیا ہو اور دنیا کے مختلف ممالک میں اس شخص کی وفات پر بہت سے لوگوں کی آنکھیں نم ہوئیں لاکھوں دل اس کے احترام میں دھڑکنے لگے۔ یہ شخصیت جنوبی افریقہ کے ایک عظیم سیاہ فام سیاسی رہنما نیلسن منڈیلا کی تھی۔ نیلسن منڈیلا جنوبی افریقہ کے ایک گاؤں مویزو (Mvezo) میں پیدا ہوئے جو موجودہ شہر Mthatha کے قریب واقع ہے۔ یہ جنوبی افریقہ کے مشرقی صوبہ Cape کا ایک شہر ہے۔ نیلسن منڈیلا 18 جولائی 1918ء کو پیدا ہوئے اور آپ کا تعلق Xhosa قبیلے سے تھا۔ جب سکول میں داخل ہوئے تو سکول ٹیچر نے انگریزی نام نیلسن دیا۔ بقول نیلسن منڈیلا کے میرے خاندان میں سے کبھی بھی کوئی سکول نہیں گیا تھا سکول میں پہلے دن میری استانی مس مڈنگین نے ہم میں سے ہر ایک کو ایک انگریزی نام دیا۔ ان دنوں افریقنوں میں یہ عام رواج تھا اور بلاشبہ یہ ہمارے تعلیمی نظام کے برطانوی اثر کے نیچے ہونے کی وجہ سے تھا۔ اس دن مس مڈنگین نے مجھے بتایا کہ میرا نیا نام نیلسن ہو گا۔ یہ خاص نام کیوں دیا گیا مجھے اس کا کوئی ادراک نہیں۔

(منڈیلا 1994ء صفحہ 19)

نیلسن نے ابتدائی تعلیم کے بعد کئی تعلیمی اداروں سے اسناد حاصل کیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے

University of Fort Hare
University of London External System
University of South Africa
University of the Witwatersrand

آپ نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور اسی کو بطور ذریعہ معاش اپنایا۔ پیشے کے اعتبار سے وکیل تھے، سماجی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مقتدر سیاسی رہنما بھی تھے۔ 1948ء میں نسل پرست نیشنل پارٹی کی پہلی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد نسل پرستی پر مبنی ایسے قانون مرتب کئے گئے کہ جن سے انسانیت شرمسار تھی۔ سیاہ فاموں سے ان کی ہی سرزمین پر انسانوں کی طرح زندگی گزارنے کا حق چھین لیا گیا۔ سیاہ فام عوام کو انتخابات میں ووٹ ڈالنے تک کا حق حاصل نہیں تھا۔ جنوبی افریقہ میں نسل پرستی تین بنیادی اصول پر قائم تھی۔ سیاہ فاموں کو صرف مقررہ علاقوں میں رہنے کی اجازت تھی، نسلی درجہ بندی اور مختلف نسلوں کے لوگوں کے درمیان شادی کو ممنوع قرار دے دیا جاتا تھا۔ نیلسن نے اپنی جوانی ہی سے نسلی امتیاز کی پالیسی (جو بعد میں اپارتھائیڈ کے نام سے سماجی سائنسوں کا حصہ بنی) کے خلاف اپنی جوانی ہی میں جدوجہد شروع کردی تھی لیکن یہ جدوجہد اس وقت ایک جہاد کا روپ دھار گئی جب نیلسن نے افریقن نیشنل کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی۔

1912ء میں سیاہ فام افراد کے حقوق کے تحفظ کیلئے افریقی نیشنل کانگریس (اے این سی) کا قیام عمل میں آیا۔ نیلسن منڈیلا نے 1942ء میں اس تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ 1955ء میں منڈیلا نے اے این سی کے فریڈم چارٹر میں لکھا کہ جنوبی افریقہ ان تمام لوگوں کا ہے جو یہاں رہتے ہیں، سیاہ فام ہوں یا سفید فام، اور کوئی بھی اس وقت تک حکومت کرنے کا حق نہیں رکھتا جب تک کہ وہ تمام لوگوں کے حقوق کی پاسبانی کا وعدہ نہ کرے۔ آئندہ سال منڈیلا سمیت 156 کارکنوں کو فریڈم چارٹر کی حمایت کرنے کے الزام میں غداری کا مقدمہ لگا کر گرفتار کرلیا گیا 1960ء میں حکمران نیشنل پارٹی کی طرف سے نسل پرستی پر مبنی قانون پاس کئے جانے کے خلاف مظاہرہ کررہے سیاہ فام لوگوں پر گولیاں برسائی گئیں جس کے نتیجے میں کم سے کم 69 افراد ہلاک ہوگئے .اس قتل عام کے خلاف احتجاج کے باعث نیلسن منڈیلا سمیت ہزاروں سیاسی کارکنوں کو بغیر مقدمے کے جیل بھیج دیا گیا 1964ء میں احتجاجی مظاہروں کے انعقاد اور بدامنی کے الزام میں انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ مغرب کی حکومتیں اپنی سیاسی اغراض اور سفید فام ہونے کے ناطے جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کی حامی رہیں لیکن دنیا بھر میں نسل پرستی کی مخالفت میں جاری تحریک کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا گیا اور بتدریج جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت الگ تھلگ پڑتی گئی عالمی برادری کے دباؤ کے آگے جھکتے ہوئے فروری 1990ء میں نیلسن منڈیلا کو آزاد کرنے کے لئے جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کو مجبور ہونا پڑا۔ 1994ء میں منڈیلا ملک کے صدر منتخب ہوئے اور انہوں نے ملک سے نسل پرستی کا صفایا کرنے میں کامیابی حاصل کی یہ ایک ایسی ڈیموکریسی کا قیام تھا جس میں سارے نسلی، مذہبی اور لسانی گروہوں کو برابر کے حقوق ملیں اور اور ان کو ترقی کرنے کے مساوی مواقع میسر آئیں۔ وہ اکثریت یا اقلیت پر جبر کے قائل نہ تھے۔ انہوں نے قوموں کی ٹھیک ٹھیک آزادی کا مطلب ان معاشروں میں تکثیری جمہوریت اور مساوی مواقع کی دستیابی قرار دیا۔ نیلسن منڈیلا جب تکثیری جمہوریت اور مساوی مواقع کی دستیابی کی بات کرتے تھے تو اس کا پہلا قدم اپارتھائیڈ سسٹم کا خاتمہ تھا۔ اپارتھائیڈ سسٹم صرف رنگ کی بنیاد پر امتیاز قائم کرنا اور اس بنیاد پر جبر کی مشینری کو حرکت دینا ہی نہیں رہا۔ بلکہ اس کے معنی میں وسعت آئی ہے وہ نظام یا وہ فکر جو کسی مذہبی یا نسلی گروہ کے بنیادی حقوق غصب کرتے ہوں اور ان کی نسل کشی جیسے گھناؤنے جرائم کی اجازت دینے والے ہوں وہ بھی اپارتھائیڈ ہیں۔ اور ان کی مذمت اور ان کے خلاف مزاحمت کرنی بہت ضروری ہے اور اسی فکری نظام کی جدوجہد آج نیلسن منڈیلا کر رہے تھے۔ نیلسن منڈیلا ان کی فکر اور شخصیت پر دنیا کی بہت سے یونیورسٹیز میں کام ہو رہا ہے۔ ان کی فکری جدوجہد کی تاریخ بہت طویل ہے انہوں نے منڈیلا کے نام سے اپنی خودنوشت میں اپنی جدوجہد اور فکری جدوجہد کا ذکر کیا ہے۔ جو آج کی دنیا میں کسی مقصد کی خاطر جدوجہد کرنے والوں کے لئے ایک راہ عمل ہے۔ گو آج نیلسن منڈیلا جسمانی طور پر ہم میں نہیں رہے لیکن ان کی فکر کے چراغ جو انہوں نے انسان کے بنیادی حقوق کے لئے روشن کئے ہیں صدیوں تک اس راہ پر چلنے والوں کو راستہ دکھاتے رہیں گے۔ نیلسن منڈیلا کی وفات 5 دسمبر 2013ء کو ہوئی آپ کی اہلیہ گریشا مچل تھیں جو کچھ عرصہ پہلے ہی وفات پا چکی تھیں آپ کے پانچ بچے ہیں۔ آپ کو دنیا کا سب سے بڑا انعام نوبل امن انعام بھی دیا گیا اس کے علاوہ جو انعامات آپ کو ملے اس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

Nobel Peace Prize, Bharat Ratna, Time's Person of the Year, Sakharov Prize, Presidential Medal of Freedom, Congressional Gold Medal, Arthur Ashe Courage Award, Queen Elizabeth II Diamond Jubilee Medal, Gandhi Peace Prize, Philadelphia Liberty Medal, Jawaharlal Nehru Award for International Understanding, Lenin Peace Prize, Queen Elizabeth II Golden Jubilee Medal, Nishan-e-Pakistan, Al-Gaddafi International Prize for Human Rights, Ambassador of Conscience Award, International Simn Bolvar Prize, United Nations Prize in the Field of Human Rights, Order of the Nile, World Citizenship Award, U Thant Peace Award, Flix Houphout-Boigny Peace Prize, Isitwalandwe Medal, Indira Gandhi Award for International Justice and Harmony, Freedom of the City of Aberdeen, Bruno Kreisky Award, CarterMenil Human Rights Prize, Bishop John T. Walker Distinguished Humanitarian Service Award, Giuseppe Motta Medal, Ludovic-Trarieux International Human Rights Prize, J. William Fulbright Prize for International Understanding, W E B DuBois International Medal, Prince of Asturias Award for International Cooperation, Harvard Business School Statesman of the Year Award

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

گمشدہ بٹوہ 24 سال بعد مل گیا امریکہ میں

ایک انوکھا واقعہ پیش آیا جہاں شیرول نامی شخص کو ایک نامعلوم شخص کی فون کال موصول ہوئی، اس شخص نے شیرول سے کہا کہ وہ اس کا نام، گھر کا پتہ، تاریخ پیدائش اور ایسی ہی کچھ اہم باتیں جانتا ہے، شیرول پہلے تو گھبرا گیا تاہم جلد ہی اجنبی شخص نے اسے بتایا کہ اُسے اُس کا ایک بٹوہ ملا ہے جو وہ اسے لوٹانا چاہتا ہے، شیرول کا کہنا ہے کہ اس کا یہ بٹوہ 24 سال قبل ساحل سمندر کے قریب گم ہو گیا تھا وہ تو اسے بھول بھی چکا تھا۔

(روزنامہ دنیا 6 اگست 2013ء)

خدمت خلق کا سائنسی فائدہ ایک نئی تحقیق

میں کہا گیا ہے کہ دوسروں کی مدد کرنا دوسروں کے ساتھ اپنے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اور ایسا کرنے سے انسان کی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ جب ہم کسی کی مدد کے لئے آگے بڑھتے ہیں تو ہمارے جینز پر انتہائی خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جو لوگ دوسروں کی مدد کرنے میں مصروف رہتے ہیں ان کے اندر جراثیم سے لڑنے والے اینٹی باڈی جینز کا نظام بھی انتہائی مضبوط ہو جاتا ہے۔ تحقیق میں مزید کہا گیا کہ فقط اپنی ذات تک محدود رہنے والے لوگوں کے مقابلے میں کسی مقصد کے تحت زندگی گزارنے والوں کی قوت مدافعت زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 6 اگست 2013ء)

پانچ لاکھ ڈالر سکوں کی صورت میں واپس

امریکہ میں ایک شہری نے انشورنس کمپنی کے 5 لاکھ ڈالر سکوں کی صورت میں ادا کر دیئے ہیں، معلوم ہوا ہے کہ ایک معروف تاجر کا بیٹا 2001ء میں ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا جس پر انشورنس کمپنی نے اسے 5 لاکھ ڈالر کی رقم انشورنس کی مد میں ادا کی تھی۔ تاہم بعد ازاں بعض نئے شواہد سامنے آنے پر معاملہ عدالت میں چلا گیا اور کیس کا فیصلہ انشورنس کمپنی کے حق میں آ گیا، عدالت نے تاجر کو 5 لاکھ ڈالر کی رقم کمپنی کو واپس ادا کرنے کا حکم سنایا جس پر اس تاجر نے یہ رقم احتجاجاً سکوں کی صورت میں واپس کر دی، ان سکوں کا کل وزن 4 ٹن تھا اور انہیں کنٹینرز کے ذریعے کمپنی کو واپس کیا گیا۔

(روزنامہ دنیا 6 اگست 2013ء)

روزے رکھنا دل کی صحت کیلئے مفید امریکی

ماہرین امراض قلب نے کہا ہے کہ روزے رکھنا دل کی صحت کے لئے اچھا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس ضمن میں کی گئی تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ روزہ نہ صرف دل کی کورونری بیماری کا خطرہ کم کرتا ہے بلکہ یہ ذیابیطس سے بچانے کے علاوہ خون میں کولیسٹرول لیول میں تبدیلی کا باعث بھی بنتا ہے۔ واضح رہے کہ ذیابیطس اور کولیسٹرول دل کی کورونری کے عارضہ کا باعث بننے والے عوامل ہیں اور روزہ رکھنا دل کے امراض کا باعث بننے والے عوامل ٹرائی گلاسیرائیڈز، وزن بلڈ شوگر لیول وغیرہ میں بھی کمی کا باعث بنتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 6 اگست 2013ء)

چینی کا زیادہ استعمال جلد بڑھاپے کا باعث

لندن میں ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں چینی کے زیادہ استعمال سے انسان پر بڑھاپے کے اثرات قبل از وقت نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں، محققین کے مطابق خون میں شکر کی مقدار زیادہ ہو جانے کے باعث انسان کی ظاہری حالت میں تبدیلی آتی ہے اور وہ اپنی عمر سے زیادہ نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ محققین نے 670 ایسے افراد پر تحقیق کی جن کی عمریں 50 سے 70 سال کے درمیان تھیں۔ تحقیق سے ثابت ہوا کہ ایسے افراد جن کے خون میں شکر کی مقدار زیادہ تھی وہ اپنی اصل عمر سے پانچ ماہ زیادہ بوڑھے نظر آتے تھے۔

(روزنامہ دنیا 6 اگست 2013ء)

ٹی وی کی مقبولیت میں کمی نہیں آ سکی

دور حاضر میں سمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کا استعمال جس تیزی سے بڑھ رہا ہے اسے دیکھ کر یہی اندازے لگائے جا رہے ہیں کہ آنے والے دور میں یہ ٹی وی کی حیثیت ختم کر کے رکھ دیں گے تاہم امریکہ میں حال ہی میں ہونے والے ایک سروے میں کہا گیا ہے کہ ٹی وی کی مقبولیت میں کوئی خاص کمی نہیں آئی اور اب بھی لوگوں کی بڑی تعداد تفریح کے لئے ٹی وی دیکھنا ہی پسند کرتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 6 اگست 2013ء)

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
6216216 دکان 047-6211971

درخواست دعا

۞ مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ناک سے خون جاری ہو گیا تھا موصوف چند روز ہسپتال کے I.C.U وارڈ میں داخل رہنے کے بعد گھر آ گئے ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

۞ مکرم لقمان احمد قمر صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم گلزار احمد شاہد صاحب امیر ضلع سکھر ایک لمبے عرصہ سے ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں ہر قسم کا علاج کروایا مگر آرام نہیں آیا اب بھی علاج جاری ہے۔ ان کے جگر میں رسولی بھی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ والد محترم کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم فرید احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نانا مکرم سید محمد صاحب ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ عرصہ دراز سے علیل ہیں۔ چند دن سے طبیعت شدید خراب ہو گئی ہے زبان بھی مفلوج ہو گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆............☆......☆

حبوب مفید اٹھرا
ایک ماہ کی دوا-/140 روپے مکمل کورس-/1650 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر:6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

وردہ فیبرکس
کیونکہ ہم رکھتے ہیں اپنوں کا خیال
سیل۔سیل۔سیل
کھدر 3P۔کھدر 4P۔کاٹن اتحاد فردوس۔لیلن۔
وول مرینہ۔گرم شال۔چائنہ شرٹ۔بوتیک شرٹس۔
شائستہ بوتیک پر زبردست سیل جاری ہے۔
تمام ڈیزائن 2013ء کے ہیں۔آئیں اور فائدہ اٹھائیں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان مارکیٹ کے اندر ہے۔ 0333-6711362

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	5:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 دسمبر 2013ء

2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء
4:00 am	سوال و جواب
6:00 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
3:55 pm	آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات
4:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 فروری 2008ء
8:05 pm	آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات
8:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

LIQUI MOLY
جرمن پروڈکٹس ٹریڈرز
Made In Germany
اعلیٰ کوالٹی کے انجن آئیل
ایڈیٹوز اور عمدہ کار پالش دستیاب ہیں
Authorised Distributor
افضل طاہر
Ph: 042-37566360; fax: 042-37576123 Cell: 0300-4134599
E-mail:afzaltahir99@yahoo.com; www.liquimolylahore.com

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروا لیا ہے۔
● نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

FR-10